پشاور میں ایک یادگار مناظرہ

خورشید خاور ترجمہ شبہائے پشاور

مصنف

حجۃ الاسلام وسلطان الواعظین آقائے سید محمد شیرازی

مترجم

الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب باقری رئیس جوارس ضلع بارہ بنکی

تجدید نظر

سید اعجاز محمد (فاضل)

SHAHEED ARIF HUSSAIN
AL-HUSSAINI LIBRARY
Sadat Colony Latifabad No. 9, Hyd.

ہدیہ: تین سو روپے

تو اے عسلیؑ وہ تم ہوتے۔

نیز میر سید علی ہمدانی فقیہ شافعی نے مودۃ ششم "مودۃ القربیٰ" کی حدیث دوم میں انس بن مالک سے روایت کی ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا ان اللّٰہ اصطفانی علی الانبیاء فاختارنی واختار لی وصیا وخیرۃ ابن عمی وصی لیشد عضدی کما یشد عضد موسیٰ باخیہ ھارون وھو خلیفتی ووزیری ولوکان لبعدی نبیا لکان علی نبیا ولکن لا نبوۃ لبعدی (یعنی درحقیقت خدا نے مجھ کو سارے انبیاء پر برگزیدہ کیا پس مجھ کو منتخب کیا اور میرے لئے ایک وصی اختیار کیا اور میرے ابن عم (علیؑ) میرے خلیفہ اور وزیر ہیں اور اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو یقیناً علیؑ نبی ہوتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

پس ان مختصر دلائل کے ساتھ ثابت ہوا کہ حضرت علیؑ کے لئے نبوت کا قول صرف ہماری ہی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ خود رسولؐ خدا سے منقول ہے جیسا کہ خود آپ کے علماء نے بھی تصدیق کی ہے کہ آں حضرتؐ کے ارشاد کی بنا پر حضرت علی علیہ السلام مقام نبوت پر پہنچے ہوئے تھے، اور یہ کوئی پیچیدہ اور مشکل امر بھی نہیں تھا جس سے آپ کو تعجب ہوا اور چونکہ مراتب و منازل ہارونی سے استثنائے متصل کے ساتھ نبوت مستثنیٰ ہوگئی لہٰذا جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں آپ ہی کے علماء کی شہادت کی بنا پر اس کے علاوہ ہر منصب علیؑ کے لئے باقی اور ثابت رہتا ہے جن میں سب سے بلند منزل خلافت اور افضلیت ہے۔ کیونکہ خلافت ہارونؑ کے لئے قرآن مجید صراحت کر رہا ہے۔ سورۂ ۷ (اعراف) آیت نمبر ۱۴۲ میں ارشاد ہے وقال موسیٰ لاخیہ ھٰرون اخلفنی فی قومی واصلح ولا تتبع سبیل المفسدین (یعنی موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میری قوم میں میرے خلیفہ اور جانشین رہو، نیک راستے کی ہدایت کرو اور فساد برپا کرنے والوں کے طریقے پر نہ چلو)۔

حافظ: باوجودیکہ گذشتہ آیات میں آپ بیان کر چکے ہیں کہ حضرت ہارونؑ اپنے بھائی حضرت موسیٰؑ کے ساتھ امر نبوت میں شریک تھے پھر کیونکر ان کو خلیفہ قرار دے دیا حالانکہ یہ مسلّم ہے کہ کسی انسان کے شریک کی منزل اس سے بلند ہے کہ اس کا خلیفہ اور جانشین بنے اور اگر شریک کو خلیفہ قرار دے دیں تو گویا اس کے مقام اور مرتبے سے گرا دیا کیونکہ مقام نبوت مقام خلافت سے بالاتر ہے۔

خیر طلب: آپ حضرات میں سے کچھ لوگ بغیر غور و فکر کے اس شبہ میں مبتلا ہو گئے ہیں، حالانکہ اگر آپ تھوڑا سا غور فرما لیتے تو میرے جواب کی ضرورت ہی نہ رہتی۔ آپ خود جانتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کی نبوت اصالتاً اور حضرت ہارونؑ کی نبوت ان کی تابع تھی گویا کہ یہ ان حضرت کے خلیفہ تھے، اس تقریب کے ساتھ کہ حضرت ہارونؑ امر تبلیغ میں اپنے برادر بزرگوار حضرت موسیٰؑ کے شریک کار بھی تھے۔ چنانچہ خود حضرت موسیٰؑ کے سوال سے ظاہر ہے جیسا کہ سورہ ۲۰ (طٰہٰ) میں آیت نمبر ۲۶ سے لے کر آیت نمبر ۳۳ تک

آپ کا قول نقل کیا گیا ہے قال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی واجعل لی وزیراً من اھلی ھٰرون اخی اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری (یعنی پروردگار میرے لئے میرے سینے کو کشادہ کردے میرے لئے میرے کام کو آسان بنا دے (جو تبلیغ رسالت ہے) میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ میری بات کو لوگ سمجھیں اور میرے اہل میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر قرار دے، ان کے ذریعے میری پشت کو مضبوط کر اور ان کو میرے امر (تبلیغ رسالت) میں میرا شریک بنا دے) اسی طرح حضرت علی علیہ السلام ہی وہ یکتا جوانمرد تھے جو مقام نبوت خاصہ کے علاوہ تمام مراحل کاملہ اور صفات مخصوصہ میں رسول اکرم کے ساتھ شریک تھے۔

حافظ: میرا تعجب برابر بڑھتا جا رہا ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ آپ علی کرم اللہ وجہہ کے بارے میں ایسا غلو کرتے ہیں کہ صاحبان عقل کی عقلیں دنگ اور حیران ہو جاتی ہیں۔ منجملہ ان کے یہی جملے ہیں جو ابھی آپ نے بیان کئے کہ علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر کے تمام صفات وخصائص کے حامل تھے۔

خیر طلب: اوّل تو اس طرح کی باتیں غلو نہیں ہیں بلکہ عین واقع اور حقیقت ہیں کیونکہ پیغمبر کا جانشین قاعدۂ عقلی کے رو سے تمام صفات میں پیغمبر کا نمونہ اور شبیہہ ہونا چاہیئے۔ دوسرے اس معاملے میں تنہا ہم ہی اس حقیقت کے مدعی نہیں ہیں بلکہ خود آپ کے بڑے بڑے علماء نے اپنی معتبر کتابوں میں اس عقیدے کا اقرار کیا ہے۔

علیؑ تمام صفات میں پیغمبرؐ کے شریک و مماثل تھے

چنانچہ امام ثعلبی نے اپنی تفسیر میں اور عالم فاضل سید احمد شہاب الدین نے جو آپ کے بزرگ علماء میں سے ہیں کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل میں تشریح کے ساتھ اس مطلب کی طرف اشارہ کیا ہے اور یہ عبارت لکھتے ہیں ولا یخفی ان مولانا امیر المومنین قد شابہ النبی فی کثیر بل اکثر الخصائل الرضیۃ وافعال الزکیۃ وعاداتہ وعباداتہ واحوالہ العلیۃ وقد صح ذالک لہ بالاخبار الصحیحۃ والاثار الصریحۃ ولا یحتاج الی اقامۃ الدلیل والبرھان ولا یفتقر الی ایضاح حجۃ وبیان وقد عد لبعض العلماء بعض الخصائل لامیر المومنین علی التی ھو فیھا نظیر سیدنا النبی الامی (یعنی پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے یہ مطلب کہ ہمارے مولا امیر المومنین (علیہ السلام) بہت سے بلکہ زیادہ تر اچھی خصلتوں، پاکیزہ افعال، عادات عبادات اور اعلیٰ حالات میں رسول اللہ سے مشابہت رکھتے ہیں، یہ بات اخبار صحیحہ اور آثار صریحہ کے ذریعہ پایۂ صحت